بدلے کی آگ
تحریر: حیاشانزو

حال

" بچاؤ بچاؤ "وہ آدمی مسلسل چیخ رہا تھا اگر کوئی کمزور دل اس کو اس حالت میں دیکھ لیتا تو ضرور بے خوش ہو جاتا لیکن سامنے بیٹھے شخص پر اس کا کوئی اثر نا تھا وہ بس بے حس بنے یہ سب دیکھ رہا تھا

"باس اس کا کیا کرنا ہے اب " بلیک سنیک کے پاس اس کا آدمی آ کے سوال کرتا

"مار دو اس کو " وہ ایک کاغذ پر اس کو لکھ کر دیتا

اس کے حکم کے مطابق اس کو مار دیا جاتا

اس کے بعد بلیک سنیک وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے جاتا

جب وہ جاتا پیچھے سے اس کے دو لوگ حمم گوئی کرتے ہیں " آدم کیا تم نے بلیک سنیک کو دیکھا ہے"

"میں کیسے دیکھ سکتا ہو بلا سلیم ، ہر وقت تو وہ فل ماسک میں ہوتا بلیک سنیک کو کسی نے نہیں دیکھا ہوا سوائے اس کے اس چمچے کے "

سلیم : اس کے چمچے نے بھی ماسک ہی پہنا ہوتا ہے پر وہ بولتا ہے۔بلیک سنیک کی تو کبھی آواز بھی نہیں سنی کیا گونگا ہے ؟

آدم : لگتا تو ایسا ہی ہے کچھ ، چلو چلے اس سے پہلے ہماری شامت آ جائے

سلیم : چلو

ماضی

" آ آ آ تائی جان بچائیے" ایک خوبصورت لمبے بالو والی لڑکی سفید رنگت ، قد نارمل تھا جو ریڈ فراک کو اٹھائے بھاگتی ہوئی سیڑھیاں اتر رہی تھی اور جلدی سے صوفے کے پاس جاکے اپنی تائی کے پیچھے چھپ گئی۔

" کیا ہوا بیٹا چلا کیوں رہی ہو "

"تائی جان یہ آپکا لاڈلا میرے پیچھے مرے ہوئے کاکروچ لے کے پڑا ہے"

ابراہیم : امی پیچھے ہٹ جائے اس کو تو آج میں ڈرا کے ہی چھوڑوں گا اتنی بار کہاں ہے مجھے بھائی مت بولا کرو سنتی نہیں

حورین : تائی جان آپ ہی بتائے بھائی نا بولو تو اور کیا بولو

ابراہیم : اس کھڑوس کو تو بھائی نہیں بولتی میری شکل پر کیا بھائی لکھا ہے

حورین : خود سوچے اُن کی شکل ہے کہ میں بھائی بولو

ابراہیم : شکل میری بھی نہیں ہے پھر بھائی والی

حورین : اُف میرا وہ مطلب نہیں تھا مطلب کے میں اُن کو بلاتی تک نہیں تو بھائی تو دور کی بات

ابراہیم : او اچھا پھر ٹھیک ہے پر میں تمہارا بھائی نہیں

" بس کرو تم دونوں " تائی ان کی باتوں سے تنگ آ کے انہیں چپ کرواتی ہے

"تائی جان میں نے کچھ نہیں کیا" حورین معصوم سی شکل بنا کے کہتی ہے

" ہاں میرا بچہ میں جانتی ہو جاؤ اب جا کے اپنے بڑے بھائی کا روم صاف کر آؤ"

ابراہیم : امی آپ کام والی سے بول دے نا

حلیما (تائی جان) : بیٹا جانتے ہو نا پھر گھر سر پر اٹھا لیتا ہے

حورین : اگر مجھ سے کوئی چیز گم ہوگئی تو مجھے کچھ نہیں کہے گے ؟

حلیما : نہیں تمہیں کیوں کچھ کہے گا آخر کو گڑیا ہو اس کی

حورین : اوکے میں صاف کر کے آئی

حورین شرماتی ہوئی بھاگ کر اپر اس کے روم میں جاتی ہے

ابراہیم : ایسے بھاگتی ہے جیسے کوئی پیچھے لگا ہو اس کے

حلیما : نا تنگ کیا کرو اسے کیا کہتی ہے تمہیں ؟

ابراہیم : مزا آتا ہے اس نے کیا کہہ لینا ہے مجھے اور یہ اچھی بات نہیں ہے جو آپ نے اس کو بھائی کی گڑیا بنا دیا

حلیما : شروع سے اسے کہتا ہے جانتے نہیں کیا

ابراہیم : ہاں پر۔۔۔ خیر چھوڑے میں باہر جارہا ہوں دوست انتظار کر رہے ہیں میرا۔

حلیما : اچھا جاؤ

پاشا ولا کے بڑے حسن پاشا جو ایم این اے تھے ان کے تین بیٹے تھے سب سے بڑا حماد اس سے چھوٹا احمد اور پھر سب سے چھوٹا زفر حماد اور آمنہ کی ایک بیٹی تھی تحریم جو بی ایس میتھ کر چکی تھی اب ماسٹرز کا سوچ رہی تھی اس کے بعد احمد اور حلیمہ کے دو بیٹے تھے صیام اور ابراہیم ، صیام جو بزنس مین تھا ایک کمپنی کا اونر تھا اور ابراہیم وہ ایم بی بی ایس کر رہا تھا اس کے بعد زفر اور عائشہ کی حورین تھی وہ ابھی سیکنڈ ییئر میں تھی۔ حورین اٹھارہ سال کی تھی وہ صیام سے آٹھ سال چھوٹی تھی جس کی وجہ سے وہ اس کو گڑیا کہتا تھا تحریم چوبیس کی تھی ، ابراہیم تیئس کا اور صیام چھبیس کا

حورین صیام کا روم صاف کر رہی تھی جو کے کافی بڑا اور خوبصورت تھا سارا فرنیچر ڈارک براؤن تھا اور پردے صوفہ کے کور وغیرہ سفید تھے لیکن اس ٹائم وہ کمرا بکھرا پڑا تھا حورین نے سارے کپڑے جگہ پر رکھے اس کی بکس اٹھا کر ان کو جگہ پر رکھا پھر بیڈ شیٹ چینج کی سارا روم صاف کر کے اب وہ اپنے روم میں گئی تھی

"اسلام و علیکم چچی" صیام رات کو نو بجے گھر آتا اپر جانے لگتا تو اس کو عائشہ ملتی ہے "وعلیکم اسلام بیٹا"

"چچی گڑیا سے کہے کھانا دے جائے روم میں"

"ہاں بیٹا میں کہتی ہو "

صیام کہہ کے اپر روم میں چلے جاتا فریش ہوتا اور بیڈ پر گر جاتا

عائشہ جاکے حورین سے کہتی ہے صیام کھانا مانگ رہا ہے اس کو دے آؤ

"امی یہ مجھ سے کیوں اپنا ہر کام کرواتے ہیں گھر میں اور بھی تو لوگ ہیں ملازم بھی ہیں پھر میں ہی کیوں ؟ "

"بیٹا شاید اس کو نہیں اچھا لگتا ہو کسی اور کا اس کے کام کرنا شاید وہ چاہتا ہو صرف اس کی گڑیا ہی اس کے کام کرے"

"پر امی گڑیا کو تو سجا کر رکھا جاتا ہے نا کہ کام کروایا جاتا"

" اُف حورین جاؤ اس کو دے کے آؤ ورنہ وہ ناراض ہو گا"

"ہاں بس یہی کام آتا ہے ان کو جارہی ہو"

حورین نیچے کچن میں جاتی ہے بریانی پلیٹ میں ڈال کر مائکرو میں گرم کرتی ہے ، ٹرے لے کر اس میں بریانی کی پلیٹ اور ساتھ پانی کا گلاس رکھتی ہے اور اپر صیام کے روم کی طرف جاتی ہے۔ دروازا ناک کرتی ہے

" آجاؤ "

اندر سے آواز آتی ہے۔حورین اندر جاتی ہے تو وہ سامنے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا تھا حورین ٹیبل پر کھانا رکھ کر واپس جانے کے لیے مڑتی ہے

" رکو گڑیا "

وہ اٹھ کر اس کی طرف جاتا

حورین پیچھے مڑتی ہے اور اس کو دیکھتی ہے

بال ماتھے پر بکھرے ہوئے سفید رنگ بلیک ٹی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر پہنے حورین کو اپنی نیلی آنکھوں سے گھور رہا تھا۔حورین ایک دم نظریں نیچے کرتی ہے۔

" جی "

" اتنی دیر کہاں لگائی"

"وہ وہ میں وہ کھانا گرم کر رہی تھی "

"گڑیا یہ تمہارا وہ وہ کب ختم ہونا ہے ؟ "

"پتہ نہیں میں جان بوجھ کر تھوڑا کرتی ہو خود ہو

جاتا "

صیام کے چہرے پر مسکراہٹ آتی ہے " گڑیا تم نے کھانا کھایا ؟"

"جی کب کا کھا لیا ہوا"

"سہی۔ تھوڑا انتظار بھی کر سکتی تھی ویسے تم"

"کیوں ؟ "

""کچھ نہیں چلو ایسا کرو میں کھانا کھاتا ہو تم ہم دونوں کے لیے کافی بنا کر لاؤ"

"میں ملازمہ سے کہتی ہو "

" گڑیا میں نے تم سے کہا ہے تو اس کا مطلب تم بناؤ گی"

حورین ناک چڑھا کر اس کی طرف دیکھتی ہے جو کہ کھانا کھانے کے لیے بیٹھ گیا تھا حورین باہر جاتی ہے دروازا بند کرتی ہے اور پیر پٹھکتے ہوئے نیچے کچن میں جاتی ہے اپنی اور اس کی کافی بنانے

****

حورین ناک چڑھا کر اس کی طرف دیکھتی ہے جو کہ کھانا کھانے کے لیے بیٹھ گیا تھا حورین باہر جاتی ہے دروازا بند کرتی ہے اور پیر پٹھکتے ہوئے نیچے کچن میں جاتی ہے اپنی اور اس کی کوفی بنانے

حورین کوفی بناتے وقت سوچتی ہے "کیا وہ واقعی مجھ سے۔۔۔جو امی کہہ رہی تھی ، کیا وہ محبت کرتے ہے مجھ سے یا پھر ہمدردی ، پر ہمدردی ایسی تھوڑی ہوتی ہے ، ان کا دل ہے بس میں ہی ان کے کام کروں یہ تو اچھی بات ہے میں فضول میں ہی غصہ کرتی ہوں حورین باز آجاؤ اتنی پیاری تو آنکھیں ہیں ان کی ، ہائے "

"گڑیا بیٹا سارا پانی سوکھ گیا ہے کن خیالوں میں

گم ہو ؟"

آمنہ جو کچن میں پانی لینے آئیں تھی حورین کو خیالوں میں گم دیکھتی ہے اور چولہے پر رکھے پانی کو تو اس کو ہلاتیں ہے۔

" آ آ تائی جان میں بھول ہی گئی تھی اف حورین کوئی کام سیدھا نہیں ہوتا تم سے " وہ خود کو ڈپٹتی ہے

"چلو کوئی نہیں دو بارہ گرم کرلو "

"اوکے"

تائی پانی لے کر چلی جاتی ہے ، حورین دو بارہ سے پانی گرم کرتی ہے کوفی بناتی ہے اور اپر کی طرف چلے جاتی ہے

حال

دو سال بعد آج بلیک سنیک وہی آ کر رکا تھا جہاں اس کی محبت کو روندھا گیا تھا ، اس کی معصومیت کو روندھا گیا تھا۔جہاں اس نے انسانوں کے روپ میں سانپ دیکھے تھے تو اج بلیک سنیک کو بھی ویسا بننے میں کوئی شرم محسوس نہیں ہوئی تھی

"لوگ پل بھر میں بدل جاتے ہیں اور تکلیف تب ہوتی ہے جب درد دینے والے وہ ہوں جن سے آپ محبت کرتے ہو "

بلیک سنیک کے زہن میں آج بھی ماضی گوم رہا تھا

"حائم سر آج باس نے آنا ہے انہوں نے کل بتایا تھا"

بلیک سنیک خیالوں سے نکل کر اس کی طرف دیکھتا ہے اور سر ہلاتا ہے جیسے کہ "ٹھیک ہے" کہا ہو. اس کی گاڑی اب اس کے محل کی طرف روانہ ہوگئ تھی

شام کو حائم اپنے محل کے میٹنگ روم میں اکیلا ہوتا ہے جب اس کا باس داخل ہوتا۔

"کیسے ہو بلیک سنیک ؟ "

حائم اس کی طرف دیکھتا ہے ابھی بھی حائم ماسک میں تھا۔حائم سر ہلاتا ہے کہ ٹھیک ہے وہ۔

باس جاکے حائم کی دوسری طرف بیٹھ جاتا ہے

"حائم مجھے آج اس لڑکی سے ملنا ہے"

حائم ایک نظر باس پر ڈالتا ہے جو اس کو ہی دیکھ رہا تھا اور وہاں سے پیج اٹھا کر اس پر لکھتا ہے
"ٹھیک ہے رات بارہ بجے ادھر ہی "

"اوکے "

باس اب اٹھ کر چلا جاتا ہے

ماضی

حورین دروازا کھٹکھٹاتی ہے "آجاؤ" اندر سے آواز آتی ہے

وہ ٹرے لیے اندر جاتی ہے اور ٹیبل پر رکھتی ہے صیام صوفے پر ہی بیٹھا ہوا تھا حورین ٹیبل سے باکی برتن اٹھانے لگتی ہے "گڑیا بعد میں لے جانا آؤ ٹیرس پر چلے اپنی کوفی پکڑ لو"

"جی اچھا "

صیام اپنی کوفی پکڑتا اور ٹیرس پر چلے جاتا ہے حورین بھی اپنی کافی پکڑ کر اس کے پیچھے جاتی ہے

"گڑیا تمہاری پڑھائی کیسی جا رہی ہے ؟"

"ٹھیک جارہی ہے"

"میں نے کبھی تمہارے منہ سے اپنا نام نہیں سنا پیچھے سے مجھے کیا کہہ کر محاتب کرتی ہو ؟"

"وہ میں۔۔۔"

"گڑیا یہ تمہارا سسٹم کیا ہینگ ہو جاتا ہے ؟"

صیام آئی برو اٹھا کر پوچھتا

"نہیں وہ میں مطلب میں " وہ " کہتی ہو بس "

"کیوں تمہیں میرا نام نہیں آتا"

"آتا ہے پر بولتے وقت عجیب لگتا ہے "

"تمہارا کہنے کا مطلب ہے میرا نام عجیب ہے "

"نہیں نہیں وہ مطلب نہیں۔۔ آپ مجھ سے بڑے ہے تو بس اسی لیے ، میں نے کبھی آپ سے کوئی خاص بات بھی نہیں کی ورنہ میں صیام بھائی بلا لیتی "

وہ سب کچھ سر جھکائے کوفی پر نظر ڈالے بول رہی تھی

"بھائی نائس "

صیام افسوس سے اس کو دیکھتا ہے

"دیکھو گڑیا تم مجھے صرف صیام بھی کہہ سکتی ہو"

"آپ بھی تو میرا نام نہیں لیتے گڑیا کہتے ہے کیونکہ میں آپ سے چھوٹی ہو تو پھر میں کیسے لے لوں"

"میں تمہیں گڑیا اس لیے کہتا ہوں کیونکہ تم ایک گڑیا جیسی ہو کیوٹ سی چھوٹی سی لمبے بالوں والی سفید سی بڑی بڑی کالی آنکھوں والی"

حورین کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی وہ اپر دیکھتی ہے تو وہ اسے اپنی نیلی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔حورین دوسری طرف مڑ جاتی ہے اور کوفی کا سپ لیتی ہے جو ٹھنڈی ہوگئی تھی وہ ڈگا ڈگ پی جاتی ہے۔

صیام اس کی اس حرکت پر مسکراتا ہے

"صیام سر کوفی پی لے ٹھنڈی ہوگئی ہے"

"میں نے پی لی ہوئی ہے اور میں کیا تمہارا ٹیچر ہو جو سر کہہ رہی ہو " صیام حیرانگی سے کہتا

حورین اس کی طرف مڑتی ہے "ہاں یہ ٹھیک ہے پلیز ورنہ مجھے نہیں سمجھ میں آ رہا کہ میں کیا بولو اور میں جارہی ہو سونے صبح کالج بھی جانا"

حورین اس کی سنے بغیر بھاگتی ہوئی چلے جاتی ہے

"میری سن کے بھی نہیں گئی اور اچھلتی ہوئی بھاگ گئی ہے "

صیام دانت پیس کے کہتا اور ٹیرس سے باہر آتا ہے

"یہ لڑکی برتن بھی نہیں اٹھا کے گئی افف گڑیا افف "

صیام سارے برتن اٹھاتا اور نیچے کچن میں چھوڑ کے آتا ہے

حال

رات بارہ بجے وہ لڑکی میٹنگ روم کی کھڑکی میں کھڑی اس کوبرہ کا انتظار کر رہی تھی یعنی کے باس کا

باس اندر داخل ہوتا تو اس کو کھڑکی میں کھڑا پاتا

" کیا سوچا جارہا "

وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے بلیک تھری پیس میں وہ کوبرہ یعنی دائم مرزا اس کو اپنی تیز نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ بھی اس کا شکار ہو

"کچھ نہیں سوچ رہی میں"

دائم مرزا بھی اس کے پاس کھڑکی کی طرف جاتا ہے

"کیا کچھ پوچھ سکتی ہوں میں ؟"وہ باہر دیکھتی اس سے پوچھتی ہے

" ہاں ضرور ایک تمہیں ہی تو اجازت ہے " وہ بھی باہر دیکھتا اسے کہتا ہے

لیکن وہ اس کی باتوں پر کان نہیں درتی" اس محل کی ہر چیز سیاہ کیوں ہے سانپ تو مختلف رنگوں کے بھی ہوتے ہیں اور ڈستے بھی ہیں پھر کیوں ؟ "

" یہاں کی ہر چیز سیاہ اس لیے ہے کیونکہ یہاں کے لوگوں کے ماضی سیاہ ہے "

اس کی بات سن کر وہ دہل جاتی ہے اور اس کی طرف دیکھتی ہے جو زیادہ سے زیادہ اس کو بتیس برس کا لگا تھا جس کا رنگ شاید اس سے بھی زیادہ سفید تھا مغرور ناک ، چھ فٹ قد ، کالی آنکھیں دو سالوں میں آج اس نے شاید پہلی بار اس کو غور سے دیکھا تھا " باکیوں کا تو مجھے پتہ ہے ، کیا کنگ کوبرا کا بھی ماضی سیاہ ہے ؟ "

وہ پھر اس سے سوال کر جاتی ہے

"یہ سوال کیا تم نے میرا پوسٹ مارٹم کرنے کے بعد سوچا ہے ؟ "

"ہاں "

"اس بارے میں پھر بات کرے گے "

" جی اچھا میں چلتی ہو اب "

دائم مرزا ایک نظر اس کو دیکھتا ہے کندھے سے تھوڑے نیچے آتے بال ، کالی آنکھیں ، سیاہ ہی کرتا اور ٹراوزر پہنا ہوا تھا وہ اس کو ایک چھوٹی بچی لگی تھی۔

" ٹھیک ہے "

وہ لڑکی وہاں سے نکل کر اب اپنے کمرے میں چلے جاتی ہے۔اس وقت سب سو رہے تھے سوائے باہر کے گارڈز کے

دائم مرزا بھی وہاں سے نکل کر اپنے کمرے میں چلے جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے

قسط 3

وہ لڑکی وہاں سے نکل کر اب اپنے کمرے میں چلے جاتی ہے۔اس وقت سب سو رہے تھے سوائے باہر کے گارڈز کے

دائم مرزا بھی وہاں سے نکل کر اپنے کمرے میں چلے جاتا ہے۔

ماضی

حورین نے اب یونی میں ایڈمیشن لیا تھا صیام کے ساتھ ہی وہ گئی تھی اور بی بی اے میں ایڈمشن لے آئی تھی

صیام نے ایم بی اے کیا تھا اور گریجویشن بی بی اے میں ، جس کی وجہ سے حورین کو بھی وہ ہی پڑنا تھا ابراہیم نے بہت بار کہاں کچھ اور پڑھ لو پر اس کو اپنے نیلی آنکھوں والے کے جیسا بن نا تھا۔

شام کو حورین کچن میں اپنے لیے چائے بنا رہی تھی جب ابراہیم اس کے پاس آتا ہے۔"حورین یہ تمہیں بھائی کے جیسا بننے کا شوق کب سے پیدا ہوگیا ہے؟"

"جب سے میری ان سے سہی سے بات ہوئی ہے"

"اوو یعنی تم اب بھائی کو بلا لیتی ہو؟"

"جی بلا لیتی ہوں"

"سہی باہر چلو گی میرے ساتھ ؟ " ابرہیم نے سوالیہ انداز میں حورین سے پوچھا

"اوکے میں نے پزا کھانا ہے پھر ، اور ہاں تحریم آپی کو بھی لے لے ساتھ اور ایسا کرے صیام سر کو بھی لے لے" حورین چہکتے ہوئے کہتی ہے

"پورا گھر نا لے جاؤ ساتھ اور یہ کیا صیام سر ؟" ابراہیم حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے

"ہاں وہ مجھے گڑیا کہتے ہے کیونکہ میں چھوٹی ہوں اور میں ان کو صیام سر کہتی ہوں کیونکہ وہ بڑے ہے"

"کیا بات ہے دونوں کی خیر صیام آفس ہے اور تحریم کسی دوست کی طرف گئی ہے تم نے پزا کھانا ہے تو آجاؤ ورنہ اپنی چائے پیو" ابرہیم چائے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے

"ابرہیم بھائی ایسا کرتے ہیں میں چائے پی لوں پھر چلتے ہیں میں چینج بھی کر آؤ امی کو بھی بتا آؤ "

"اوکے جلدی کرنا " یہ کہہ کر ابرہیم اوپر اپنے روم میں چلا جاتا ہے اور حورین چائے کپ میں ڈالتی ہے اور لے کر اپنی امی کے کمرے میں جاتی ہے

"امی۔۔امی "

"ہاں بولو بیٹا "

"امی میں ابراہیم بھائی کے ساتھ باہر پزا کھانے جارہی ہوں "

"اچھا جاؤ لیکن جلدی آجانا "

"اوکے "

حورین اب چائے لے کر اوپر اپنے روم میں جاتی ہے چائے ٹیبل پر رکھتی ہے اور تیار ہونے چلے جاتی ہے۔اب وہ اپنی یلیو لانگ شرٹ اور بلیک چوڑی پجاما کے ساتھ بلیک فلیٹ سینڈلز پہن رہی تھی پھر بالوں کی پونی ٹیل کرتی ہے اور چائے پینے لگ جاتی ہے چائے پی کر وہ بلیک دوپٹہ سر پر لیتی ہے اور نیچے بھاگتی ہوئی جاتی ہے۔

" ابرہیم بھائی آ جائے ابراہیم بھائی آ جائے ابرہیم بھائی۔۔۔۔۔"

حورین اونچی اونچی آوازے لگانا شروع ہو جاتی ہے۔

ابراہیم سفید شرٹ کے کف فولڈ کرتا نیچے آتا ہے

"نہیں میں گم ہوگیا ہو یا کہی بھاگ گیا ہو جو تم چیخ رہی ہو "

"وہ بس امی نے کہا ہے جلدی آنا تو اسی لیے ، جلدی نکلے گے تو جلدی آئے گے "

"کیا بات ہے تم نا گھر ہی رہو "

"اچھا اچھا چلے نا بہت بھوک لگ رہی "

"ابھی سے بھوک بھی لگ گئی ابھی چھ بجے ہے"

"چلے نا بہت بولتے ہیں آپ "

حورین ابرہیم کے بازو سے پکڑ کر اس کو گھسیٹتے ہوئے کہتی ہے

"چلو ورنہ میرے کانوں کے پردے پھاڑ دو گی تم اور کہہ مجھے رہی ہو کتنا بولتے ہے "

ابرہیم حورین کی نکل اتارتے ہوئے کہتا ہے

"چلے اب یا میں جاؤ ؟"

"اچھا چھوٹی بچی چلو "

ابرہیم اور وہ باہر نکلتے ہیں جب زفر آتا ہے

"کہاں جارہے ہو دونوں ؟"

"چچا جان آپ کی بیٹی کو پزا کھلانے لے کے جارہا ہو غلطی سے "

ابراہیم مسکراہٹ دباتے ہوئے کہتا ہے

"ٹھیک ہے میں اندر جا رہی۔۔ نہیں بلکہ بابا آپ لے جائے "

"دونوں لڑ لو پہلے پھر میں بولتا ہو " زفر آرام سے کہتا ہے

"نہیں چچا جان میں لے جاؤ گا " ابراہیم حورین کا بازو کھینچتے ہوئے کہتا ہے "چلو حورین"

"دیہان سے جانا دونوں اور لڑنا مت ، اگر کوئی خبر ملی تو اگلی بار جانے نہیں دونگا "

زفر پیچھے سے آواز لگاتے ہوئے کہتا ہے

"فکر نا کرے چچا جان" ابراہیم بھی آواز لگا دیتا ہے

ابراہیم حورین کی سائیڈ کا دروازا کھولتا ہے "چلو بیٹھوں "

"ہمم"

اب وہ اپنی سائیڈ آ کے بیٹھتا ہے اور گاڑی باہر نکالتا ہے

"صیام کی پرسو کار ریس ہے جانا ہے ؟" ابرہیم گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے کہتا ہے

"مجھے بتایا ہی نہیں گیا اور اگر لے جائے گے تو چل پڑو گی"

"کون لے جائے گا تو چلو گی ؟ " ابرہیم ایک نظر اس کی طرف دیکھ کے کہتا ہے

"صیام سر اور کون"

"اس کا تو پتہ نہیں اگر میں لے جاؤ تو ؟"

" اوکے تحریم آپی بھی پھر ساتھ چلے گی ورنہ میں نہیں جاؤ گی اکیلی " حورین منہ بنا کے کہتی ہے

"اوکے اس کو بھی لے لے گے "

وہ دونوں پزا ہٹ پہنچتے ہیں اور ایک ٹیبل پر جا کے بیٹھتے ہیں "کونسا فلیور کھانا ہے ؟"

ابرہیم مینیو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

"ہمم میکسیکن " حورین سوچتے ہوئے کہتی ہے

"اوکے "

ابرہیم پزا کا آڈر دیتا ہے اور اب وہ دونوں باتوں میں لگ گئے تھے

صیام آج سات بجے گھر آ جاتا ہے "گڑیا۔۔گڑیا " گھر آ کے وہ حورین کو آوازیں لگاتا ہے

"صیام بیٹا آگئے تم ، آج اتنی جلدی خیریت ؟" حلیمہ کچن سے نکلتی ہوئی کہتی ہے

"جی امی فری ہوگیا تھا گڑیا سے کہے کھانا لگا دے بہت بھوک لگی ہے" صیام تھکے تھکے انداز میں کہتا ہے

"بیٹا وہ تو باہر گئی ہے میں لگا دیتی ہو بیٹھو تم "

"کیوں گئی ہے ، وہ بھی اس ٹائم اسے گھر بلوائے جلدی "

"بیٹا اکیلی نہیں گئی ابراہیم ساتھ ہے اس کے "

"اور گئے کہاں ہے یہ دونوں " صیام سوالیاں انداز میں ایک آئبرو اچکا کے پوچھتا ہے اور ایک ہاتھ اس کا پوکٹ میں تھا

"پزا کھانے گئے ہیں آجاتے ہیں"

"سہی " صیام دانت پیس کے کہتا ہے

"میں کھانا لے کے آئی بیٹھو تم "

صیام ڈائنگ ٹیبل پر جا کے بیٹھ جاتا ہے لیکن دیہان اس کا حورین اور ابراہیم کی طرف تھا

حلیمہ کھانا لے کے آجاتی ہے

اب وہ کھانا کھا رہا تھا کھانا کھا کے اپنے کمرے میں چلے جاتا ہے فریش ہوتا ہے اور بیڈ پر بیٹھ کے حورین کا انتظار کرنے لگ جاتا ہے

صیام اپنے کمرے سے نکل کر نیچے آنے لگتا ہے جب اس کو نیچے سے ابراہیم کی ہنسنے کی آوازیں آئی وہ اوپر سے نیچے دیکھتا ہے ابراہیم ہنسی جارہا تھا اور حورین الٹے سیدھے منہ بنا رہی تھی

"میں نے آج کے بعد آپ کے ساتھ کہی نہیں جانا " حورین منہ بنا کے کہتی ہے

"جاؤ گی تم۔۔ویسے مزا بڑا آیا " ابرہیم ہنستے ہوئے کہتا ہے

حورین کچھ بولنے لگتی ہے جب صیام بول پڑتا

"کیا ہو گیا ہے ایسا جو اتنا ہنسا جا رہا" صیام نیچے آتے ہوئے کہتا ہے

"نا پوچھو بھائی بچی رونے لگ جائے گی "

"آپ بہت برے ہے ابراہیم بھائی "

"شکریہ حورین ڈارلنگ "

"چلو ابراہیم بس کرو " صیام مٹھیاں بھینچ کے کہتا ہے جو ابراہیم کی نظر سے چھپ نا سکی

"بھائی تمہیں کس بات پر غصہ آرہا " ابرہیم جانچتی نظروں سے پوچھتا ہے

"کسی بات پر نہیں اور حورین تم میرے کمرے میں آؤ کچھ بات کرنی ہے " یہ کہہ کر صیام اوپر چلے جاتا ہے

حورین ڈرتی نظروں سے ابرہیم کو دیکھتی ہے

"بیٹا جاؤ مار پڑنی ہے تمہیں"

"پر میں نے تو کچھ کیا ہی نہیں اور آج تو مجھے گڑیا بھی نہیں کہا "

ابراہیم حورین کے سامنے آتا ہے " تمہیں اس بات پر افسوس ہے کہ اس نے گڑیا نہیں کہا تمہیں یا پھر مار جو پڑنی ہے اس پر " ابرہیم آئبرو اچکا کے پوچھتا ہے

" سب آپ کی وجہ سے ہوا " حورین روتی شکل بنا کے کہتی ہے

"او ہو پاگل! جاؤ شاید کچھ اور کہنا ہو اس نے "

"ہمم اوکے " حورین اوپر بھاگتے ہوئے جاتی ہے

"ماشااللہ بہت جلدی ہے مار کھانے کی " ابرہیم پیچھے سے آواز لگا کے کہتا ہے

"آپ کو میں دیکھ لونگی ابراہیم بھائی " حورین بھی جواب دے کے جاتی ہے

"دیکھ لینا سکون سے دیکھنا " ابراہیم یہ بس سوچ سکا

حال

بلیک سنیک اپنے ایک ساتھی کو لکھ کر دیتا ہے کہ پتہ کرواؤ کہ کون ہے اس سمگلنگ کے پیچھے۔

"ٹھیک ہے بلیک سنیک میں پتہ کرواتا ہو " یہ کہہ کر وہ چلا جاتا ہے

"میں اپنے ہوتے ہوئے اپنے علاقوں میں کوئی الٹا کام برداشت نہیں کرو گا ورنہ میری محنت پر بھی لعنت اور میرے بلیک سنیک بننے پر بھی لعنت" بلیک سنیک دانت پیس کر خود سے محاتب تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قسط 4

"میں اپنے ہوتے ہوئے اپنے علاقوں میں کوئی الٹا کام برداشت نہیں کرو گا ورنہ میری محنت پر بھی لعنت اور میرے بلیک سنیک بننے پر بھی لعنت" بلیک سنیک دانت پیس کر خود سے محاتب تھا

ماضی

حورین ڈرتی ڈرتی صیام کے کمرے کی طرف جاتی ہے پھر سوچتی ہے "بھاگ جا حورین پتہ نہیں کیا کہنا ہے صیام سر نے" یہ سوچ کر وہ واپسی کا رخ کرتی ہے اور اپنے کمرے میں بھاگ جاتی ہے
حورین چینج کر کے باہر آتی ہے ابھی وہ بیڈ پر بیٹھنے ہی لگتی ہے کہ صیام آ جاتا ہے۔وہ حورین کی طرف بڑھتا ہے حورین اپنی کالی آنکھوں سے اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔
"میں نے اب تمہیں ابرہیم کے ساتھ گھومتے ہوئے دیکھ لیا پھر دیکھنا کیا حال کرتا ہوں کزن ہے تو کزن کی طرح ہی ٹریٹ کورو"
صیام ایک ایک قدم بڑھاتا اس کی طرف آرہا تھا

جب کے حورین پیچھے پیچھے جاتے دیوار کے ساتھ لگ گئی تھی

"دیکھے وہ میرے بھائیوں کی طرح ہے آپ کتنا غلط سوچتے ہے" حورین صیام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہتی ہے

"جیسا بھی سوچتا ہوں لیکن تمہیں میں اس کے ساتھ نا دیکھو اب کافی لے کے آؤ میرے لیے میرے کمرے میں "

یہ سب کہہ کر صیام اپنے کمرے میں چلے جاتا ہے جبکہ حورین سوچتی ہے " ان کا دل ہے بس انہی کے ساتھ بندی رہوں میں ، کیا کرو میں آپ کا صیام سر "

ساتھ ہی حورین کافی بنانے چلے جاتی ہے

کافی بنا کر وہ اس کے روم میں آتی ہے اور کپ ٹیبل پر رکھتی ہے " صیام سر کافی پی لے "

وہ بیڈ سے اٹھ کر اس کی طرف آتا ہے " کل میری ریس ہے چلو گی میرے ساتھ "

" جی ضرور " حورین خوش ہوتے ہوئے کہتی ہے

"ٹھیک ہے میں لے جاؤ گا" وہ بھی مسکرا کر کہتا ہے

"پر میں نے یونی بھی جانا ہے" حورین پریشانی ظاہر کرتے ہوئے کہتی ہے

"پر کل تو تمہارا ہاف ہے نا ؟" صیام اس کو یاد دلاتے ہوئے کہتا ہے

"جی جی میری یاداشت خراب ہوگئی ہے " حورین منہ بنا کر کہتی ہے

"چلو جاؤ سوجاؤ پھر کل یونی بھی جانا ہے تم نے اور ریس دیکھنے بھی"

"اوکے گڈ نائٹ " حورین اب اپنے کمرے میں جانے لگتی ہے جب ابراہیم آ جاتا

"بھائی ڈانٹ لیا اس کو " ابراہیم سوالیہ انداز میں پوچھتا ہے جبکہ حورین اور صیام ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہے صیام حورین کو گھورتا ہے جیسے کہنا چاہ رہا ہوں ، کچھ مت بولنا " وہ۔۔۔۔ ابراہیم بھائی ڈانٹ نہیں پڑی کافی لیٹ ہوگئی تھی ان کی " حورین گھبراتے ہوئے کہتی ہے " ہمم چلو ٹھیک ہے میں چلتا

ہوں " یہ کہہ کر ابراہیم چلے جاتا ہے۔حورین بھی ایک نظر صیام کو دیکھ کر چلے جاتی ہے۔

حورین کو نیند نہیں آ رہی تھی اچانک اس کا دیہان صیام کی طرف جاتا ہے اور سوچتی ہے " صیام سر آپ کی آنکھیں مجھے بہت پسند ہے پر میں کبھی کہہ نہیں پائی آپ مجھے بہت اچھے لگتے ہے جیسے میرا خیال کرتے ہے میرے لیے آپ کا پوزیسو ہونا مجھے اچھا لگتا ہے " یہی سوچتے سوچتے حورین کی آنکھ لگ جاتی ہے صبح وہ یونی کے لیے تیار ہو کر نیچے آتی ہے اور اب ناشتے کا انتظار کر رہی تھی اس کی امی اس کے لیے چائے پراٹھا بنا رہی تھی جس میں سے اس نے صرف دو یا تین بائٹ لینی ہوتی تھی جلدی سے وہ ناشتہ کر کے یونی کے لیے نکل جاتی ہے۔لیکچر لینے کے بعد فری لیکچر میں وہ اور اس کی دوست حیات کیفے میں بیٹھی تھی جب حیات حورین سے سوال کر بیٹھتی ہے " حوری تمہیں کس طرح کا لڑکا پسند ہے ؟"

حورین بنا کچھ سوچ سمجھے اسے بتانے لگتی ہے " جن کی آنکھیں ہری ، نیلی یا گرے ہوں ، روب والے ہوں اور ایجوکیٹڈ بھی "

" تو تمہاری زندگی میں کوئی ہے ؟ " حیات پھر سے اس سے سوال کرتی ہے

" ہاں حیات مجھے میرا کزن بہت پسند ہے ان کی نیلی آنکھیں ہیں جن پر میں مرتی ہوں شاید میں پہلے ان کے لیے کچھ فیل نہیں کرتی تھی کیونکہ وہ میرے کزن ہے لیکن جب ان کو خود سے پیار کرتے دیکھا تو میں بھی فیل کرنے لگی "

"تم کتنی بری ہوں حوری مجھے اب بتا رہی ہو"

"مجھے خود پتہ ہوتا تو بتاتی نا "

"ویسے حوری ایک بات کہوں ؟"

"ہاں بولو حیات "

"میں نے سنا ہے یہ رنگ برنگی آنکھوں والے بے وفا ہوتے ہیں " حورین اس کی بات سن کر ہنسنے لگ جاتی ہے

" حیات نشا کرنا تو نہیں شروع کر دیا بلیک اور براؤن بھی تو کلر ہی ہوتے اب ایسا تو ہو گا نہیں جن کے لینز نہیں وہ بے وفا نہیں باقی سب بے وفا ہیں "

"حوری یہ بات نہیں ہے اب تم سمجھو نا وہ الگ بات ہے آخر محبت اندھی ہوتی ہے "

"چلو حیات بیٹا زیادہ دماغ نا لگاؤ آؤ چلے لیکچر شروع ہونے والا ہے "

"ہمم اوکے " وہ دونوں اب لیکچر لینے چلے گئی تھی۔

واپسی پر حورین کو صیام پک کرنے آتا ہے وہ گاڑی سے باہر ہی کھڑا حورین کا انتظار کر رہا تھا

حورین اور حیات سامنے سے آ رہی تھی جب حیات پوچھتی ہے تمہیں لینے کون آ رہا تو اس کے جواب میں حورین کہتی ہے صیام سر

"تمہارا وہی کزن حوری ؟ " حیات سوالیہ انداز میں پوچھتی ہے۔

"ہاں وہی "

"تم اس کو سر کیوں کہہ رہی کیا وہ ٹیچر ہے ؟ " حیات کو لگا صیام ٹیچر ہے

"نہیں نہیں وہ بڑے ہے مجھ سے اس لیے سر کہتی ہوں بھائی تو کہنے سے رہی میں "

"کیا بات ہے تمہاری حوری " حیات ہنستے ہوئے کہتی ہے

صیام سامنے سے حورین کو ہنستے مسکراتے دیکھ رہا تھا

" تم صرف میری گڑیا ہوں حورین" صیام اس کی طرف دیکھ کے سوچتا ہے اتنی دیر میں حورین آجاتی ہے

"چلیں صیام سر "

"ہمم چلو پہلے گھر جائے گے کیونکہ 6 بجے ریس ہے اور ابھی 1 بجا ہے "

"اوکے آپ کو آفس سے چھٹی ہے ؟"

"نہیں تمہیں گھر چھوڑ کر جاؤ گا پھر پانچ بجے آؤ گا تمہیں پک کرنے "

"اوکے "

"چلو بیٹھو گاڑی میں " صیام حورین کی طرف کا دروازا کھولتے ہوئے کہتا ہے۔حورین بیٹھ جاتی ہے۔ راستہ خاموشی سے گزرا تھا۔دونوں گھر پہنچتے ہیں صیام حورین کو باہر ہی چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔حورین اندر بھاگ جاتی ہے۔عائشہ اپنے روم میں تھی جب حورین آواز لگاتی ہے " امی میں آگئی ہوں "

عائشہ کمرے سے باہر آتی ہے " کھانا لگاؤ میں گڑیا ؟"

"نہیں امی بھوک نہیں سو کر اٹھ کر کھاؤ گی "

"ٹھیک ہے "

حورین اپنے کمرے میں بھاگ جاتی ہے اور فریش ہوکر سونے کے لیے لیٹ جاتی ہے

حال

کنگ کوبرا دائم مرزا اپنے کمرے میں کھڑکی کے سامنے کھڑا تھا باہر ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی اس کو لگ رہا تھا اس کو اس کالی آنکھوں والی لڑکی سے محبت ہوگئی ہے وہ اس کے زخموں پر مرہم رکھنا چاہتا تھا لیکن شاید وہ اس کی ہونا نہیں چاہتی تھی

اب وہ اپنے کمرے سے نکل کر بلیک سنیک کے کمرے کی طرف جاتا ہے دروازا کھٹکھٹاتا ہے لیکن اندر خاموشی تھی۔وہ دروازا کھول کر اندر جاتا ہے لیکن اندر کوئی نہیں تھا۔وہ اپنے ایک ملازم کو بلا کر پوچھتا ہے " بلیک سنیک کہاں ہے ؟"

"کنگ وہ تو میٹنگ روم میں ہے "

"ٹھیک ہے "

دائم اسی طرف جاتا ہے میٹنگ روم میں دیکھتا ہے بلیک سنیک اپنی میٹنگ میں مصروف تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے

قسط 5

"کنگ وہ تو میٹنگ روم میں ہے "

"ٹھیک ہے "

دائم اسی طرف جاتا ہے میٹنگ روم میں دیکھتا ہے بلیک سنیک اپنی میٹنگ میں مصروف تھا۔

"چلو سب جاؤ یہاں سے میٹنگ ختم" دائم غصے سے کہتا ہے۔دائم کی آواز سن کر بلیک سنیک بھی اٹھ جاتا ہے۔سارے دائم کے ڈر سے وہاں سے چلے جاتے ہیں اب صرف میٹنگ روم میں بلیک سنیک اور دائم تھا

"کس سے پوچھ کر تم نے یہ میٹنگ رکھی اور اگر رکھی بھی تو مجھے بتائے بغیر " دائم بلیک سنیک کی طرف بڑھتے ہوئے غصے سے بولتا

"دیکھو اپنی اوقات میں رہوں یہ مت بھولو تم کیا تھے میں اپنے شکار کو دور سے پہچان لیتا ہوں تم تو پھر۔۔۔" دائم انگلی سے اس کو وارن کرتا ہے اور بولتے بولتے رک جاتا

"کیا میں تو پھر ؟" بلیک سنیک ہلکی سی آواز میں بولتا ہے شاید مشکل سے ہی دائم کو سنائی دی گئی ہو۔

"اوقات میں رہوں اور مجھے ڈسنے سے پہلے سو بار سوچ لینا" دائم دانت پیس کے کہتا ہے

"اگر تم کنگ کوبرا ہو تو میں بھی بلیک سنیک ہو میری بھی اتنی ہی دہشت ہے جتنی تمہاری دائم مرزا" پھر سے بلیک سنیک کی آواز شاید مشکل سے ہی دائم تک پہنچی تھی لیکن اگلے لمحے بلیک سنیک اپنا تھوڑا سا ماسک اوپر کر کے دائم مرزا کے منہ پر تھوک دیتا ہے۔دائم کی آنکھوں میں خون اتر آتا ہے وہ بلیک سنیک کا ہاتھ پکڑ کر اس کو گھسیٹتے ہوئے لے جاتا ہے لیکن بلیک سنیک مزاحمت نہیں کرتا۔ دائم اس کو اپنے محل کے بیسمنٹ میں لے جاتا ہے اور دھکا دیتا ہے جس سے بلیک سنیک زمین پر جا گرتا ہے

" تیری اتنی اوقات تو مجھ پر تھوکے " دائم دانت پیس کر غصے سے کہتا ہے اور بلیک سنیک کے ہاتھ اور پاؤں رسیوں سے باندھ دیتا ہے۔لیکن بلیک سنیک نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی وہ مطمئن تھا اور ادھر ہی زمین پر بیٹھا رہا تھا۔لیکن اگلے لمحے اس کی آنکھیں پھٹی تھی۔دائم آگ پر لوہا گرم کر کے اس کی طرف بڑھا تھا۔اور وہ گرم لوہا بلیک سنیک کے بازوں پر لگایا تھا جس سے اس کی چیخ پورے بیسمنٹ میں گونجی تھی لیکن باہر تک آواز نا گئی تھی کیونکہ بیسمنٹ ساؤنڈ پروف تھا یہاں اکثر بلیک سنیک اور دائم مرزا اپنے دشمنوں کی درگت کرتے تھے لیکن آج بلیک سنیک خود کنگ کوبرا کے ظلم کا شکار ہوگیا تھا۔

گرم لوہا لگنے کی وجہ سے بلیک سنیک بے خوش ہو گیا تھا دائم وہاں سے چلا جاتا ہے اور کمرے میں آ کر سگریٹ پر سگریٹ پی رہا تھا۔لیکن اسے سکون نہیں آ رہا تھا اب وہ اپنی الماری سے فرسٹ ایڈ بوکس نکالتا ہے اور واپس بیسمنٹ کی طرف جاتا ہے سامنے دیکھتا ہے بلیک سنیک اب بھی بے خوش تھا وہ آرام سے جاکے گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے اور بلیک سنیک کے بازؤں دیکھتا ہے جو بری طرح زخمی ہوئے تھے وہ اس کے زخموں پر مرہم لگاتا ہے ایک ہلکی سی سسکی بلیک سنیک کے منہ سے نکلی تھی۔ اب وہ پٹی کر رہا تھا یہ سب کرنے کے بعد دائم بلیک سنیک کو اپنے کندھوں پر اٹھاتا ہے اور اس کو اس کے روم میں لیٹا آتا ہے۔دو دن گزر گئے تھے نا بلیک سنیک کمرے سے باہر نکلا تھا اور نا دائم اسے دیکھنے گیا تھا لیکن دائم کی خاص ملازمہ نے اس کو بتا دیا تھا کہ بلیک سنیک اب ٹھیک ہے۔ تیسرے دن رات آٹھ بجے دائم بلیک سنیک کے کمرے کی طرف جاتا ہے دروازا کھولتا ہے تو آگے بلیک سنیک نہیں ہوتا دائم کا دماغ پھر سے گھومنے لگ گیا تھا کہ یہ پھر بنا بتائے بھاگ گیا۔

"تم نہیں سدھرے بلیک سنیک" دائم دانت پیس کے کہتا ہے اور اپنے کمرے میں چلے جاتا ہے۔

صیام اپنے کمرے میں صوفے پر بیٹھا اپنی بیوی کو کوفی بنانے کا کہہ رہا تھا جو اچھا کہتی اس کی کوفی بنانے چلے گئی تھی۔صیام کو ایسے لگا جیسے ٹیرس کی کھڑکی سے کوئی اسے دیکھ رہا ہے وہ اس طرف دیکھتا ہے لیکن کوئی نہیں تھا وہ پھر سے لیپ ٹاپ پر اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔کچھ دیر بعد

اسے پھر لگا کوئی اسے نظروں کے حصار میں لیے ہے۔لیکن جب دیکھتا ہے تو کوئی نہیں ہوتا اب وہ اٹھ کے ٹیرس کی طرف جاتا ہے باہر دیکھتا ہے اسے کوئی نظر نہیں آتا وہ پھر اندر چلا جاتا ہے اس کے جانے کے بعد کوئی دوسری دیوار سے ٹیرس کی طرف دیکھتا ہے اس نے کالی hoodie پہنی تھی وہ اپنی hoodie کی پوکٹ سے ایک سفید کاغذ نکالتا ہے اور اپنی hoodie کی اندر والی پوکٹ سے اپنا ہنجر اور پھر وہاں چھت سے ایک چھوٹی سی لکڑی کا پیس اٹھاتا ہے۔

اب وہ اپنے ہنجر سے اپنے بائیں ہاتھ پر کٹ لگاتا ہے جہاں سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا وہ اس لکڑی کے پیس کے کونے کو خون سے گیلا کرتا ہے اور سفید کاغذ پر کچھ لکھنا شروع کرتا ہے

لکھنے کے بعد وہ دوبارہ اس ٹیرس پر کودتا ہے اور وہاں وہ کاغذ رکھ کر ٹیرس کا دروازا کھٹکھٹاتا ہے۔

صیام حیران ہوا تھا یہاں سے کون آگیا وہ اٹھ کے دوبارہ ٹیرس کا دروازا کھولتا ہے لیکن کوئی نہیں ہوتا جب وہ دروازا بند کرنے لگتا ہے اس کی نظر زمین پر پڑتی ہے جہاں ایک سفید کاغذ گرا تھا صیام وہ کاغز اٹھا کے کھولتا ہے جس کے اندر خون سے لکھا تھا " الٹی گنتی گننا شروع کر دو صیام پاشا " اور نیچے بلیک سنیک لکھا تھا۔صیام تھوڑا سا گھبرایا تھا

دائم رات کو ایک بجے اس کالی آنکھوں والی لڑکی کے کمرے کی طرف جاتا ہے۔

دروازا کھٹکھٹانے لگتا ہے لیکن وہ کھلا تھا دائم ایسے ہی اندر چلے جاتا ہے اور دیکھتا ہے وہ کالی آنکھوں والی لڑکی کھڑکی میں کھڑی تھی۔دائم اس کے پیچھے جاکے کھڑا ہو جاتا ہے۔اس کالی آنکھوں والی لڑکی کو اندازہ ہوگیا تھا کہ کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہے اور وہ کون ہے یہ بھی وہ جانتی تھی

"دیکھو میں تمہیں نقصان نہیں پہنچانا چاہتا لیکن تم ایسی حرکتیں کیوں کرتی ہو مجھے کنگ کوبرا بنے پر مجبور مت کیا کرو ورنہ کسی دن اپنی جان سے بھی جاؤ گی " دائم اس کے پیچھے کھڑا اس کے بالوں کو دیکھتے یہ سب کہہ رہا تھا

"مجھ سے دور رہوں دائم مرزا " وہ کالی آنکھوں والی لڑکی کھڑکی میں ہی دیکھتی یہ سب کہہ گئی اس نے مڑ کر دائم کو نہیں دیکھا تھا

دائم مرزا جس کو اس کا محل کنگ کوبرا کہتا تھا جس سے لوگ ڈرتے تھے

جس پر اس کے کالے محل کی لڑکیاں مرتی تھی جو ڈر سے اس کی تعریف تک نا کر پاتی تھی آج اس کو اس کالی آنکھوں والی عام سی لڑکی نے جس کو وہ خود یہاں تک لایا تھا اس نے دائم مرزا کو خود سے دور رہنے کا کہہ دیا تھا

"تم مجھ سے بھاگ رہی ہو اور میں بھی دیکھتا ہوں کب تک بھاگتی رہوں گی"

دائم دانت پیس کر کہتا ہے۔

اتنے میں باہر سے ملازم کی آواز آتی ہے "کنگ کوبرا بلیک سنیک واپس آگیا ہے "

"ٹھیک ہے اس کو تو کل میں دیکھتا ہوں آخر وہ مجھے بتائے بغیر گیا کہاں تھا "

دائم اب بھی اس کالی آنکھوں والی لڑکی کے بالوں کی طرف دیکھ کے کہتا ہے

ملازم چلا گیا تھا۔دائم مرزا بھی جانے لگتا ہے جب وہ کالی آنکھوں والی لڑکی اس کو پکارتی ہے "دائم کل مجھے بازار جانا ہے کچھ سامان لینا ہے مجھے "

"ٹھیک ہے لے چلو گا " دائم بنا مڑے یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلا جاتا ہے

وہ لڑکی اب اپنے بیڈ کی طرف آتی ہے اور لیٹ جاتی ہے "دائم مجھے کسی پر بھی بھروسہ نہیں رہا آپ میرے محسن ہو پر مجھے آپ پر بھی بھروسہ نہیں مجھے کسی مرد پر بھروسہ نہیں کل کو آپ نے بھی میرا دل توڑ دیا تو ، شاید پھر میں کبھی جڑ نا پاؤ اسی لیے ہمارا ایک دوسرے سے دور رہنا ہی بہتر ہے" یہی سب باتیں سوچتے اس کی آنکھ لگ جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے

قسط 6

وہ لڑکی اب اپنے بیڈ کی طرف آتی ہے اور لیٹ جاتی ہے

"دائم مجھے کسی پر بھی بھروسہ نہیں رہا آپ میرے محسن ہو پر مجھے آپ پر بھی بھروسہ نہیں مجھے کسی مرد پر بھروسہ نہیں کل کو آپ نے بھی میرا دل توڑ دیا تو ، شاید پھر میں کبھی جڑ نا پاؤ اسی لیے ہمارا ایک دوسرے سے دور رہنا ہی بہتر ہے" یہی سب باتیں سوچتے اس کی آنکھ لگ جاتی ہے۔

ماضی

شام کے پانچ بج رہے تھے جب حورین کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی وہ نہیں اٹھی پھر سے دستک ہوئی وہ نہیں اٹھی اب مسلسل دستک ہو رہی تھی جس کی وجہ سے حورین کی آنکھ کھل گئی وہ فوراً اٹھ کر دروازا کھولتی ہے سامنے صیام کھڑا تھا۔

"گڑیا بھنگ پی کر سوئی تھی ؟ " صیام آئبرو اچکا کے پوچھتا ہے

"نہیں صیام سر بس نیند بہت آئی تھی" حورین جمائی لیتے ہوئے کہتی ہے

"ہاں اسی لیے گھوڑے گدھے بیچ کے سوئی تھی "

"اچھا نا اب یہ بتائے مجھے جگایا کیوں؟"

"میری ریس ہے اور تم سو رہی ، اور اب پوچھ رہی ہو جگایا کیوں"

"اووو ہاں میں بھول گئی تھی سوری سوری میں جارہی تیار ہونے "

"ہاں اب یاد آگیا جلدی آو نیچے " صیام یہ کہہ کر چلے جاتا ہے

"اوکے اوکے"

حورین تیار ہونے لگ جاتی ہے بلیو جینز پہنتی ہے ساتھ ریڈ کلر کی گھٹنوں تک آتی شرٹ بالوں کی پونی ٹیل کرتی ہے گلے میں سٹالر ڈالتی ہے اور ریڈ بلاک ہیل پہن کر نیچے جاتی ہے۔ابراھیم اور صیام

حورین کو اتے دیکھتے ھیں دونوں کو وہ بہت خوبصورت لگی تھی حورین کی نظر صیام سے ملتی ہے صیام نے بلیک ٹی شرٹ اور بلیک جینز پہنی تھی بلیک ٹی شرٹ میں اُس کے جم والے بازو حورین کو اپنی طرف کھینچ رہے تھے حورین صیام کے پاس جاتی ہے

" چلے صیام سر "

" ہاں لیکن ایسے نہیں "

" مطلب صیام سر "

" دیکھو گڑیا میں تمہیں جینز پہننے سے نہیں روکتا پر سَر پر دوپٹہ لو "

" لیکن صیام سر " حورین ابھی اتنا بولتی ہے کہ

اتنے میں تحریم بھی آجاتی ہے بلیک شرٹ اور ٹراوزر ساتھ بلیک دوپٹہ سَر پر لیا ہوا تھا " چلے ابراہیم "

صیام اور حورین تحریم کو دیکھتے ہے

" دیکھو گڑیا ایسے لو " صیام حورین کو تحریم کی طرف دیکھ کے کہتا ہے

حورین اچھا کہہ کے سَر پر دوپٹہ لے لیتی ہے لیکن اسکو صیام کا تحریم کو دیکھ کے کہنا اچھا نہیں لگا تھا ویسے وہ کہتا تو وہ خوشی خوشی لے لیتی لیکن اِس طرح اسکو اچھا نہیں لگا تھا

" چلیے حورین " ابراہیم حورین کے پاس آ کے کہتا ہے ابراہیم نے بھی بلیک ٹی شرٹ اور بلیک جینز پہنی تھی

" جی چلیے " حورین صیام کو چھوڑ کر اُس کے ساتھ چلے جاتی ہے

صیام اور تحریم بھی پیچھے جاتے ہے . ابراہیم ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا ہے اور صیام اُس کے ساتھ ، پیچھے حورین اور تحریم بیٹھے تھے

وہ لوگ ریسنگ پلیٹ فارم پر پہنچ گئے تھے سارے گاڑی سے اترتے ہیں " میں آتا ہو اپنی گاڑی دیکھ کے تم لوگ چلو " صیام یہ کہہ کر اپنی ریسنگ کار دیکھنے کے لیے چلے جاتا ہے ابرہیم تحریم اور حورین کو لے کر سیٹنگ ایریا میں چلے جاتا ہے

حورین تحریم اور ابراہیم سیٹنگ ایریا میں بیٹھے ہوتے ہیں جب صیام اپنی ریڈ کلر کی ریسنگ کار لے کے اتا ہے حورین فوراً اٹھتی ہے اور بھاگتی ہوئی اس کی کار کے پاس جاتی ہے اس کو وہ ریڈ ریسنگ کار بہت پسند ائی تھی وہ صیام سے پوچھتی ہے " صیام سر یہ آپ کی ہے؟ "

"ہاں گڑیا یہ میری ہے تمہیں پسند ائی."

"جی صیام سر مجھے بہت پسند ائی ہے."

"شکریہ حورین."

"صیام سر کیا میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھ سکتی ہوں جب آپ ریس میں جائیں گے تو ؟"

نہیں گڑیا ریس میں کار بہت تیز چلتی ہے اور تمہارے دماغ پر اثر پڑے گا بے ہوش ہو جاؤ گی تم."

"صیام سر کچھ نہیں ہوتا اتنی بھی کمزور نہیں ہوں میں." حورین منہ بنا کر کہتی ہے

"نہیں گڑیا ضد نہیں کرتے." صیام حورین کو سمجھاتے ہوئے کہتا ہے

"میں پہلے بھی آپ سے ناراض تھی اب پھر ہو جاؤں گی." حورین دوسری طرف منہ پھیرتے ہوئے کہتی ہے

"گڑیا بات مانو. تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی." صیام التجائی انداز میں کہتا ہے

"اوکے صیام سر" حورین منہ بنا کے کہتی ہے.

اتنے میں دائم مرزا بھی اپنی کار لے کے آ جاتا ہے اس کی بلیک کلر کی کار تھی. دائم اپنی کار سے اترتا ہے جب اس کی نظر ایک لڑکی جس نے ریڈ کلر کی شرٹ اور بلیو جینز پہنی تھی سر پہ بلیک کلر کا سٹالر لیا تھا اس پر پڑی تھی۔وہ لڑکی اس کو اچھی لگی تھی . پہلی بار اس نے کسی لڑکی کو ایسے دیکھا تھا. لیکن ساتھ ہی اس کی نظر اس نیلی آنکھوں والے پر پڑی تھی ، وہ لڑکی اس کے مخالف صیام کے ساتھ تھی.

ایک طرف نیلی انکھوں والا شہزادہ تھا اور دوسری طرف کالی انکھوں والا کنگ کوبرا

دائم اپنی شہانا چال چلتا ہوا ان لوگوں کے پاس جاتا ہے. "کیسے ہو صیام ؟"

صیام پیچھے مڑ کے دیکھتا ہے اپنے مخالف کو اپنے سامنے

"میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو دائم "

"میں بھی ٹھیک."

"یہ تمہاری فیملی ہے ؟"

"ہاں یہ میری فیملی ہے میرے کزنز "

"او گڈ. ملواؤ گے نہیں ان سے."

"ہاں ضرور یہ میرا بھائی ہے ابراہیم."

"یہ میرے تایا کی بیٹی تحریم اور یہ میرے چاچو کی بیٹی حورین "

حورین کو اپنا یہ تعارف کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا

"سہی " دائم ایک گہری نظر حورین پر ڈال کر چلا جاتا ہے اس کی نظر کو کسی نے بھی محسوس نہیں کیا تھا

ریس شروع ہونے والی تھی سب بیٹھ چکے تھے اپنی اپنی جگہ پر ، ایک طرف صیام کے لیے لوگ چیخ رہے تھے تو دوسری طرف دائم کے لیے ، سامنے ایل سی ڈی پر الٹی گنتی چلنا شروع ہوگئی تھی۔جب

گنتی 4 پر آئی دائم اور صیام نے اپنی گاڑیاں سٹارٹ کی ، جیسے ہی 0 پر آئی دائم اور صیام کی گاڑی ہوا کی طرح گئیں تھیں۔

حورین تو دونوں گاڑیوں کی سپیڈ دیکھ کر ہی چکرا گئی " شکر ہے صیام سر نے مجھے بچا لیا ورنہ میں تو گئی تھی اللہ پاس " ابراہیم اس کی بات سن کے ہنستا ہے "بیٹا میں تمہیں لازمی بیٹھاؤ گا تا کہ تمہیں عقل آئے "

حورین رونے والا منہ بنا کر پوچھتی ہے "آپ چاہتے ، میں مر جاؤ" ابراہیم حورین کا گال کھینچ کے کہتا ہے "پاگل ہو میں ، کیوں چاہوں گا "

"تو پھر بیٹھانا کیو؟ "

"بتایا تو ہے تا کہ عقل آئے "

تحریم حورین کی رونے والی شکل دیکھ کے کہتی ہے

"ابراہیم نا تنگ کیا کرو بیچاری کو پیچھے ہی پڑ جاتے ہو اس کی ہر بات کے "

"دیکھا تحریم آپی یہ ہے ہی ایسے " حورین ابراہیم کو دیکھ کے کہتی ہے

"یہ صیام کا بچہ مجھے لڑکیوں میں پھنسا کے چلا گیا ، اب نہیں تم دونوں کو لانا کرنا " ابراہیم دانت پیس کے کہتا ہے

"ہم خود بھی آ سکتے ہیں کیوں حورین ؟"

"جی تحریم آپی "

"ٹھیک ہے آجانا اگلی بار خود اور کروانا پھر گھر والوں سے بے عزتی " ابراہیم اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

"کہاں جارہے ہو اب " تحریم ابراہیم سے پوچھتی ہے

"آتا ہو"

ٹوٹل پانچ چکر لگانے تھے ابھی چار چکر ہوئے تھے کبھی صیام کی گاڑی آگے چلے جاتی تھی تو کبھی دائم کی، اب آخری چکر میں دونوں کی گاڑی برابر جارہی تھی ایک دم سے صیام تیز ریس دیتا ہے گاڑی کو اور دائم سے آگے نکل جاتا ہے جب دائم کی نظر کار کی کھڑکی میں سے اس لڑکی پر پڑی تھی جو صیام کو آگے جاتا دیکھ کر خوشی سے کھڑے ہوگئی تھی اور مسکرا رہی تھی اس لڑکی نے دائم کا سارا دیہان اپنی طرف کر لیا تھا۔دائم کے لوگ اس کی گاڑی کو سلو ہوتا دیکھ رہے تھے کچھ لوگوں نے دیکھا کہ دائم کا دیہان ریس کی طرف نہیں ہے اور ادھر صیام نے ریس جیت لی تھی ، وہ گاڑی روکتا ہے۔تھوڑی دیر بعد دائم کی گاڑی بھی وہی آکر رکتی ہے پر وہ گاڑی سے نہیں نکلتا۔صیام گاڑی سے نکلتا ہے جب حورین بھیڑ میں سے بھاگتی ہوئی آکے اس کے گلے لگ جاتی ہے یہ دیکھ کر سب نے ہوٹنگ شروع کردی۔دائم یہ منظر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے بخوبی دیکھ رہا تھا اس نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بنا کر ڈیش بورڈ پر ماری۔دائم مرزا آج پہلی بار اپنے رولز کے خلاف گیا تھا۔جس لڑکی سے اس کو محبت محسوس ہورہی تھی اسی لڑکی سے اس کو نفرت بھی ہورہی تھی۔وہ بھی گاڑی سے باہر نکلتا ہے۔

سب صیام کو اس کی جیت کی مبارک دے رہے تھے لیکن دائم سیدھا حورین کے پاس جاتا ہے۔

"مبارک ہو آپ کا کزن جیت گیا ہے "

"شکریہ" حورین مسکرا کے کہتی ہے۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قسط 7

دائم مرزا آج پہلی بار اپنے رولز کے خلاف گیا تھا۔جس لڑکی سے اس کو محبت محسوس ہورہی تھی اسی لڑکی سے اس کو نفرت بھی ہورہی تھی۔وہ بھی گاڑی سے باہر نکلتا ہے۔سب صیام کو اس کی جیت کی مبارک دے رہے تھے لیکن دائم سیدھا حورین کے پاس جاتا ہے۔"مبارک ہو آپ کا کزن جیت گیا ہے "

"شکریہ" حورین مسکرا کے کہتی ہے۔دائم اس کی مسکراہٹ دیکھ کر پھر سے اپنی نظروں کی پیاس بجھا رہا تھا اور حورین کنفیوز ہو رہی تھی صیام کی نظر جب سامنے دائم اور حورین پر پڑی تو فوراً اس طرف جاتا ہے دائم کو حورین کو یو تکتا دیکھ کر صیام دانت پیستا ہے اور فوراً جاکے حورین کے سامنے آتا ہے صیام کی پیٹھ حورین کی طرف تھی حورین شکر کرتی ہے صیام آیا

"مجھے مبارک نہیں دوگے دائم مرزا ؟" صیام اس کی نظروں کو جانچ رہا تھا آخر وہ کر کیا رہا لیکن سامنے بھی دائم مرزا تھا ایک گہری مسکراہٹ سے صیام کو دیکھتا ہے "کیوں نہیں صیام پاشا مبارک ہو تم ریس جیت گئے وہی میں تمہاری کزن کو بھی مبارک دے رہا

تھا "

"ریس میں جیتا ہوں تو مبارک کا حقدار بھی میں ہوا نا ،

نا کہ حورین " صیام آنکھیں چھوٹی کر کے کہتا ہے

"لگتا ہے بہت خوش ہو مجھ سے جیت کے ؟ " دائم کنپٹی مسلتا ہے

"ہاں بہت خوش "

"بہت بھولے ہو صیام پاشا خیر چلتا ہوں اور اب تب ملو گا جب میں وہ جیتو گا جو میں واقع جیتنا چاہتا ہوں تم ابھی کنگ کوبرا کو جانتے نہیں ہو " یہ کہہ کر دائم وہاں سے چلا جاتا ہے اور صیام اب حورین کی طرف مڑتا ہے جو آنکھیں میچ کر کھڑی تھی

"کیا ضرورت تھی اس کو منہ لگانے کی ہر ایرے کو منہ نہیں لگا لیتے گڑیا چلو اب یہاں سے "صیام اس کی کلائی پکڑتا ہے تو وہ آنکھیں کھولتی ہے وہ اب اس کو اس کی کلائی سے پکڑ کر لے کے جارہا تھا ۔وہ گاڑی کے پاس پہنچتے ہیں تو پہلے ہی تحریم اور ابراہیم گاڑی میں بیٹھے تھے صیام گاڑی کا پچھلا دروازا کھول کر پہلے حورین کو بیٹھاتا پھر اگلی سیٹ پر خود بیٹھ جاتا اور ابراہیم گاڑی سٹارٹ کر دیتا ہے راستے میں ابراہیم پوچھتا " بھائی اپنی جیت کی خوشی میں ہمیں کچھ کھلاؤ گے نہیں؟"

صیام : یار ابھی موڈ نہیں صبح

ابراہیم: کیا ہوا تمہارے موڈ کو ؟

صیام : بس وہ پاگل کے بچے دائم نے خراب کر دیا

ابراہیم: کیا کہتا ؟

صیام : کچھ نہیں دفع کرو

ابراہیم : اوکے

صیام یہ کہہ کر ابراہیم کو تو خاموش کروا گیا تھا پر دائم کے الفاظ اس کے زہن میں گوم رہے تھے

وہ گھر پہنچتے ہیں تو رات کے گیارہ بجے تھے سب اپنے اپنے کمروں میں تھے

تحریم: تم سب نے کھانا نہیں کھانا ؟

ابراہیم: مجھے تو بھوک نہیں میں گھر سے کھانا کھا کے گیا تھا اپنے بھائی کا پتہ تھا مجھے کچھ نہیں کھلائے گا

صیام : تمہیں تو بس یہی پڑی ہوتی ہے

حورین: مجھے بھی پڑی ہے صیام سر

صیام : کیا ؟

صیام سوالیہ نظروں سے پوچھتا

حورین: مجھے بھوک لگی ہے

صیام: کیا کھانا ہے ؟

حورین: پیارا سا پزا

حورین بار بار پلک جھپکتے ہوئے کہتی ہے

تحریم: میں بھی وہی کھا لونگی

صیام : اوکے میں آرڈر کر دیتا ہو آئے گا تو تم دونوں کے کمروں میں دے جاؤ گا

حورین: اوکے

سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے لیکن صیام نیچے لاونج میں ہی تھا وہ جیب سے سگریٹ کی ڈبیہ نکالتا ہے اور اس میں سے سگریٹ نکال کر اس کو جلاتا ہے اور سگریٹ پینا شروع کر دیتا ہے وہ لاونج میں چکر کاٹ رہا تھا اور سوچ رہا تھا آخر وہ مجھ سے کیا جیتنا چاہتا ہے ایک دم سے اس کے زہن میں حورین کا خیال آتا ہے پر وہ سر جھٹک دیتا کہ آخر اس میں سے اس کو کیا ملنا ہے وہ اب سب اگنور کرتا صوفہ پر جاکے بیٹھ گیا تھا۔

حال

دائم اس کالی آنکھوں والی لڑکی کے ساتھ آج مال آیا تھا

وہ مختلف دکانوں سے چیزیں لے رہی تھی اور دائم اس کے پیچھے پیچھے جارہا تھا، دائم کے پیچھے دائم کے دو گارڈز تھے ، وہ جب مال کے سینٹر میں سے گزر کر دوسری دوکان پر جانے لگتے ہیں تو اس کالی آنکھوں والی لڑکی کی نظر سامنے پڑتی ہے ، سامنے سے صیام فون کان سے لگائے کسی سے بات کرتا آ

رہا تھا جب وہ سامنے دیکھتا ہے تو اس کالی آنکھوں والی لڑکی کی آنکھیں اس کی آنکھوں سے ٹکراتی ہیں

اس کا آج اس سے دو سال بعد ٹکراؤ ہوا تھا وہ ایک بار پھر اس کی نیلی آنکھوں میں ڈوبی تھی یہ سوچے بغیر کہ اس نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا جبکہ صیام حورین کو دائم کے ساتھ دیکھ کے آگ بگولہ ہو گیا تھا آنکھیں سرخ ہو گئی تھی جو اس سے محبت کرتی تھی آج اس کے دشمن کے ساتھ مال میں گھوم رہی ہے

وہ کالی آنکھوں والی لڑکی اس کے پاس سے گزر جاتی ہے جب صیام پیچھے سے اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے " تم تو مجھ سے محبت کرتی تھی نہ حورین "

حورین ایک پل کو سوچتی ہے اور پھر بنا مڑے جواب دیتی ہے

"کس محبت کی بات کرتے ہو صیام پاشا جس کی عزت کو بھرے مجمعے میں نیلام کیا تھا۔اس انسان کے ساتھ مجھے مشہور کر دیا جس کو میں جانتی تک نا تھی"

یہ سن کر صیام اس کا ہاتھ چھوڑ دیتا ہے اور وہ لوگ چلے جاتے ہیں صیام بھی وہاں سے چلا جاتا ہے

اس سارے معاملے میں دائم کچھ نہیں بولا تھا

حورین: مجھے گھر جانا ہے دائم

دائم : ہمم چلو

دائم حورین کے ہاتھ سے سارے بیگز پکڑ کر گارڈز کو تھما دیتا ہے

دائم : تم نے کچھ کھانا نہیں ؟

حورین: بھوک نہیں

دائم : سہی

اب وہ لوگ گھر کی طرف روانہ ہوگئے تھے گھر جا کر دائم اور حورین کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی رات کو ڈنر کے ٹائم پر بھی حورین ڈنر کرنے نہیں آئی تھی کیونکہ دائم اور حورین ڈنر ساتھ کرتے تھے اور آج دائم کو اکیلے کرنا پڑا تھا دائم سے اب رہا نہیں جارہا تھا وہ ڈنر کر کے حورین کے کمرے کی طرف جاتا ہے۔بنا اجازت کے دروازا کھولتا ہے وہ کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔

دائم : تم ڈنر کے لیے کیوں نہیں آئی؟

حورین: دل نہیں تھا

حورین بنا مڑے جواب دیتی ہے

دائم: مجھے آج سب جاننا ہے آخر تمہارے اور صیام کے بیچ ایسا کیا ہوا تھا جس نے تمہیں ایسا بنا دیا ہے

حورین مڑتی ہے اور دائم کو بنا دیکھے دراز میں سے سگریٹ کی ڈبیہ نکالتی ہے اور ساتھ لائٹر، اس میں سے سگریٹ نکال کر اس کو جلاتی ہے وہ سگریٹ کا کش لگانے لگتی ہے جب دائم ہاتھ مار کر اس کا سگریٹ پھینک دیتا ہے اور اس کو پیچھے سے بالوں سے پکڑ لیتا ہے اس کا منہ اپنے قریب کرتا ہے اور دانت پیس کے کہتا ہے " تم دوسروں کے لیے ہوگی بلیک سنیک لیکن میرے لیے وہی معصوم حورین ہو اج کے بعد میں نے تمھیں یہ حرکت کرتے دیکھ لیا تو اسی سگریٹ سے تمھیں تکلیف دونگا یہ بات یاد رکھنا" یہ کہہ کر دائم اس کے کمرے سے نکل جاتا ہے۔اور حورین وہی زمین پر نیچے بیٹھ کر رونا شروع کر دیتی ہے ۔

قسط 8

اور حورین وہی زمین پر نیچے بیٹھ کر رونا شروع کر دیتی ہے اور اونچی اونچی بولتی ہے

"میں اس کو ویسے ہی توڑوں گی جیسے اس نے مجھے توڑا تھا ایک ایک آنسو کا بدلہ لونگی میں ، ویسے ہی تڑپے گا وہ جیسے میں تڑپی تھی" اس کالی آنکھوں والی ناگن نے اپنے محبوب کا عکس ہی زہن نشین کر لیا تھا جس نے اسے ڈسا تھا

صیام رات کو تھکا ہارا گھر آیا تھا ، گھر آتے ہی وہ سیدھا کمرے میں چلے گیا تھا۔ تحریم پریشان ہوئی کہ آج صیام نے کھانا بھی نہیں کھایا وہ بھی پیچھے جاتی ہے۔ کمرے میں جاتی ہے تو صیام فریش ہونے گیا تھا ، وہ باہر آتا ہے

"کھانا لگاؤ آپ کے لیے ؟"

"نہیں تحریم مجھے بھوک نہیں تم کھا لو"

"میں کھا چکی ہو اج آپ کافی لیٹ ہو گئے تھے اسی لیے میں نے کھا لیا"

"اچھا " صیام یہ کہہ کر لیٹ جاتا ہے

تحریم بھی بیڈ پر جاکر اس کے پاس بیٹھ جاتی ہے صیام اسی کی طرف منہ کر کے لیٹا تھا۔

"کیا ہوا ہے آپ کو ؟ "

"میں اس سے محبت کرتا تھا لیکن دولت اور اقتدار کے لالچ میں آکر میں نے یہ کیا کردیا، وہ بہت معصوم تھی جس کی آنکھوں میں صرف میرے لیے محبت تھی آج اس کی آنکھیں ہر جذبات سے خالی تھی" صیام بے دھیانی میں یہ سب بول گیا تھا جبکہ تحریم سمجھ چکی تھی وہ کس کی بات کر رہا ہے وہ آج تک اپنی محبت کو بھول نہیں پایا تھا جس کو اس نے زلیل کر کے یہاں سے نکالا تھا۔

"آپ آرام کرے میں نیچے سے ہوکر آتی ہو" تحریم یہ کہہ کر چلے گئی تھی جبکہ صیام کچھ نہیں بولا تھا اور آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا تھا۔

تحریم نیچے کچن میں جاکر اپنے لیے چائے بناتی ہے، چائے بنا کر وہ باہر لان میں چلے جاتی ہے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی وہ سادہ سے سفید لباس میں تھی سر پر اس نے سفید ہی ڈوپٹہ لیا تھا چائے کا گھونٹ برتی ہے اور سوچتی ہے

" میرا تو کوئی قصور نا تھا میں کیوں دو لوگوں کی محبت میں ماری گئی "

وہ ایسے ہی کھڑی تھی جب ابراہیم آ جاتا ہے

"کیا کر رہی ہو تحریم"

ابراہیم کی آواز سن کر تحریم پیچھے مڑتی ہے اور حیرانگی سے اس کو دیکھتی ہے "ابراہیم تم کب آئے "

"بس ابھی آیا ہو " وہ بیگ کی طرف اشارہ کرتا ہے

"چلو اندر میں کھانا لگواتی ہوں "

"چلو " وہ دونوں اندر کی طرف چل دیے تھے ابراہیم سب گھر والوں سے ملتا ہے اپنے ماں باپ سے تایا تائی سے ، صیام نیچے نہیں آیا تھا تحریم نے ابراہیم کو بتا دیا تھا کہ وہ تھکے ہوئے آئے تھے اسی لیے سو گئے ہے تو ابراہیم نے تحریم کو صیام کو جگانے سے منا کر دیا تھا لیکن کچھ لوگوں کی کمی اس کو محسوس ہوئی تھی۔وہ سب کو بنا بتائے آیا تھا۔سب اس کے آنے سے بہت خوش ہوئے تھے وہ کھانا کھا کر اب اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا ، چینج کر کے سونے کے لیے لیٹتا ہے تو اس کو حورین کی بہت شدت سے یاد آئی تھی "کہاں ہو تم حورین تمہیں میں کیسے ڈھونڈوں گا اس بھرے شہر میں کاش مجھے سب پہلے بتا دیا گیا ہوتا تو آج تم میرے ساتھ ہوتی " یہ سوچتے ابراہیم سو جاتا ہے

۔

صیام کی صبح کے پانچ بجے آنکھ کھلی تھی سب سو رہے تھے ، وہ سائیڈ ٹیبل سے اپنا لائٹر اور سگریٹ اٹھاتا ہے اور بالکونی میں چلا جاتا ہے سگریٹ جلاتا ہے اور پینا شروع کر دیتا ہے

ہاں آج وہ حورین کے لیے تڑپ رہا تھا آج وہ اس کو یاد آ رہی تھی پچھلے دو سالوں میں اس نے اس کو یاد نہیں کیا تھا لیکن کل اس کو دائم کے ساتھ دیکھ کر وہ بے چین ہوا تھا ، ہاں اس نے خود ہی تو اپنی محبت کو ٹھکرایا تھا اب وہ جس کی بھی ہو اس کا اب اس پر کوئی حق نا تھا۔

مجھے اس بارے میں نہیں سوچنا چاہیے جو ہوگیا وہ ہوگیا اب صرف تحریم میری بیوی ہے

بلیک سنیک اپنے میٹنگ روم میں بیٹھا تھا جب اس کا سب سے خاص بندہ علی وہاں آتا ہے وہ میٹنگ روم کا دروازا بند کرتا ہے۔

"بلیک سنیک آپکا کام ہوگیا ہے ساری معلومات مجھے مل گئیں ہیں ، ان سب چیزوں کے پیچھے صیام پاشا کا ہی ہاتھ ہے وہی اس ساری سمگلنگ میں ملوث ہے "

جبکہ اندر آتے دائم صیام کا نام سن چکا تھا بلیک سنیک کو صیام کے خلاف دیکھ کر وہ خوش تھا۔وہ اندر آتا ہے اور اپنی جگہ پر بیٹھ جاتا ہے

"کیا چل رہا ہے مجھے ایک ایک چیز کی خبر چاہیے "

دائم علی سے مخاطب تھا جبکہ علی ایک نظر بلیک سنیک کو دیکھتا تو بلیک سنیک اسے اشارے سے اجازت دیتا ہے کہ بتادو ، دائم کے ایک طرف بلیک سنیک بیٹھا تھا اور دوسری طرف علی

"دائم سر حائم سر نے مجھے کہاں تھا کہ میں صیام پاشا کا کوئی ایسا کام ڈھونڈوں جسے ہم صیام پاشا کے خلاف استعمال کر کے آپ کو الیکشن جتوا دے "

دائم نے ایک نظر بلیک سنیک کو دیکھا اور بولا

"تمہارے حائم سر کو شاید ان دو سالوں میں یہ معلوم نہیں ہوا کہ میں دوسروں کی طرح غلط کاموں میں ملوث نہیں ہوں مجھے الیکشنز جیتنے کے لیے کسی کے ویک پوائنٹ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ میرے اعمال ایسے ہیں کہ لوگ خود مجھے ووٹ دینگے "

"جی سر آپ ٹھیک کہہ رہے ہے " علی یہ بات تو جانتا تھا کہ جب سے وہ دائم کے ساتھ ہے اس نے کبھی کسی معصوم کو نقصان نہیں پہچایا تھا بلکہ وہ ان لوگوں کا جینا حرام کرتا تھا جنہیں قانون سزا نہیں دیتی تھی جنہیں یہ دوسرے ایم این اے سزا نہیں دلواتے تھے ، اسی لیے اس بار اس نے الیکشنز پر کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا جس میں بلیک سنیک نے اس کا ساتھ دیا تھا وہ بھی تو یہی چاہتا تھا کہ جو لوگ دولت اور اقتدار کے لالچ میں دوسروں کی زندگیاں برباد کرتے ہیں انہیں سزا ضرور ملنی چاہیے۔

رات کے نو بجے تھے حورین نیچے ڈنر کرنے کے لیے آئی تھی لیکن دائم نہیں آیا تھا حورین نے بلیک ٹراؤزر اور وائٹ شارٹ شرٹ پہنی تھی ساتھ گلے میں بلیک سٹالر لیا تھا اس نے ملازمہ سے پوچھا کے دائم سر ڈنر کر چکے ہے ؟ تو اس نے جواب دیا نہیں وہ آج نہیں آئے ، حورین اس کا انتظار کرتی رہی کہ شاید ابھی آ جائے پر وہ نہیں آیا ، حورین ڈنر کر کے کچن میں جاتی ہے اور اس کے اور اپنے لیے کافی بناتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے